

سہرا قرار دے لینا زیبا ہے

ظاہر ہے کہ یہ سہرا شہاب الدین احمد خاں ثاقب بن نواب ضیاء الدین احمد خاں تیر کی شادی پر کہا گیا تھا اور اس کے صرف دو شعر نہ ہوں گے، لیکن باقی شعر مل نہ سکے۔

۲۔ مشرح : سہرے کی لڑائیوں کو لڑیاں نہ کہو، یہ سمندر کی لہریں ہیں۔ اگرچہ سہرا کشتی میں لگا کر لائے ہیں۔ لیکن خود سہرا لہریں لیتا ہوا سمندر ہے۔

۱۔ لغات :

چرخ تک دھوم ہے، کس دھوم سے آیا سہرا

داثرہ : ڈفلی کی قسم کا

چاند کا داثرہ لے، زہرہ نے گایا سہرا

ایک ساز، جس کی ایک

رشک سے لڑتی ہیں آپس میں الجھ کر لڑیاں

طرف منڈھی ہوئی اور
دوسری کھلی ہوتی ہے۔

باندھنے کے لیے جب سر پہ اٹھایا سہرا

شرح :

سہرا اس دھوم سے آیا کہ آسمان تک دھوم مچ گئی۔ زہرہ نے چاند کی ڈفلی ہاتھ میں لے کر سہرا گانا شروع کر دیا۔

۲۔ مشرح : جب سہرا سر پر باندھنے کے لیے اٹھایا تو اس کی لڑیاں رشک کے باعث باہم الجھ کر لڑنے لگیں۔

(۱۵)

ایک اہل درد نے سنسان جو دیکھا قفس

۲-۱۔ مشرح :

یوں کہا: آتی نہیں کیوں اب صدائے عندلیب

ایک درد مند نے

بال و پر دو چار دکھلا کر کہا صیاد نے

پنجرے کو سنسان دیکھا

یہ نشانی رہ گئی ہے اب بجائے عندلیب

تو کہا کہ بلبل کی آواز

کیوں نہیں آتی ؟

جواب میں صیاد نے

دو چار نثر اٹھا کر دکھا دے اور کہا : بس، بلبل کی جگہ اس کی یہ نشانی باقی رہ گئی ہے۔